سوال

قربانی کے دن کے اعمال اور تقدیم وتاخیر

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قربانی کے دن حاجی کےلیے کون سا اعمال افضل ہیں اور کیا ان میں تقدیم وتاخیر بھی جائز ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قربانی کے دن سنت یہ ہے کہ جمرات کی رمی کی جائے۔جمرہ عقبہ سے جو مکہ کے ساتھ ملا ہوا ہے آغاز کیا جائے۔اسے سات کنکریاں ماری جائیں، ہر کنکری الگ الگ ماری جائے، ہر کنکری کے ساتھ تکبیر پڑھی جائے اور اگر ہدی پاس ہو تو پھر ہدی کو ذبح کیا جائے، پھر حاجی سر کے بال منڈوا یا کٹوا دے لیکن بالوں کو منڈوانا افضل ہے۔پھر طواف کرے اور اگر سعی لازم ہو تو سعی بھی کرے۔افضل تو یہی ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پہلے رمی کی، پھر قربانی کی، پھر بال منڈوائے اور پھر مکہ مکرمہ جا کر طواف کیا، تو یہ ترتیب افضل ہے، اور ان میں سے اگر کسی عمل کو دوسرے سے مقدم کر دیا تو پھر بھی کوئی حرج نہیں۔اگر رمی سے پہلے قربانی کر دی، یا رمی سے پہلے افاضہ کر لیا، یا رمی سے پہلے بالوں کو منڈوا دیا، یا قربانی سے پہلے بالوں کو منڈوا دیا تو اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب ان اعمال میں تقدیم وتاخیر کی بابت پوچھا گیا تو آپ نے یہی فرمایا:

(لاحرج لاحرج) (صحیح البخاري 'الحج' باب الذبح قبل الحلق' ح: 11721 وصحیح مسلم 'الحج' باب جواز تقدیم الذبح علی الرمی والحلق' ح: 1306' 1307)

"اس میں کوئی حرج نہیں، اس میں کوئی حرج نہیں۔"

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی